سلسلہ نمبر: 11

خلیفہ اول
سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب دامت برکاتہم
مہتمم جامعہ بنوریہ عالمیہ

الجامعة البنورية العالمية
سائٹ کراچی پاکستان فون 021-32575229 - 021-32575228

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضور اکرم ﷺ کے ساتھیوں کو صحابہؓ کہا جاتا ہے۔ صحابہ کرامؓ تمام امت کے ہر فرد سے افضل اور تمام امت کے لیے نمونہ عمل ہیں۔ صحابہ کرامؓ میں خلفائے راشدین (حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین) سب سے افضل ہیں اور خلفائے راشدین میں سے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اسلام لانے، سب سے پہلے حضور ﷺ کی تصدیق کرنے، سب سے پہلے مسجد بنانے اور ہر مرحلے پر حضور اکرم ﷺ کے ساتھ رہنے کی عظیم فضیلتیں عطا فرمائیں۔اس بات پر امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صحابی رسول اور خلیفۂ برحق ماننا ایمان کا تقاضا ہے۔

22/جمادی الثانی حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا یوم وفات ہے۔ ذیل میں اس عظیم ترین ہستی کے، جسے افضل البشر بعد الانبیاء اور خاتم المرسلین ﷺ کا رفیق غار و مزار ہونے کا عظیم و بے نظیر اعزاز حاصل ہے، کچھ حالات کو اختصار سے بیان کیا جارہا ہے۔

ولادت:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ولادت عام الفیل (خانہ کعبہ پر ابرہہ کے لشکر کا حملہ اور اس کی شکست کے واقعے) کے ڈھائی سال بعد یعنی سن ہجری کے آغاز سے تقریباً سے پچاس برس چھ مہینہ قبل ہوئی، آپ آنحضرت ﷺ سے کم و بیش تین سال چھوٹے تھے۔ اس حساب سے ۵۷۳ء آپ کا سن پیدائش ہوا۔

نام و نسب:

آپ کا نام عبداللہ، ابو بکر کنیت اور عتیق و صدیق دونوں لقب ہیں۔ سب سے زیادہ شہرت کنیت و لقب نے حاصل کی۔ اور ابو بکر صدیق مشہور ہوئے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ قریش کی ایک شاخ بنو تیم سے تعلق رکھتے تھے۔ سلسلہ نسب یوں ہے عبداللہ (ابو بکر) بن عثمان (ابو قحافہ) بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ (طبقات ابن سعد تذکرہ حضرت ابو بکرؓ) چھٹی پشت میں مرہ بن کعب پر پہنچ کر آپؓ کا سلسلہ نسب حضرت محمد ﷺ کے نسب سے مل جاتا ہے۔

آپ کا پیشہ تجارت تھا، اسلام سے قبل بھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کا شمار علاقے کے بڑے تاجروں میں ہوتا تھا۔ آپ کی دیانت داری ،راستبازی اور امانت داری کا خاص شہرہ تھا،اہل مکہ آپ کو علم ، تجزیہ اور حسن خلق کے باعث نہایت معزز سمجھتے تھے ،ایام جاہلیت میں خون بہا کا مال آپ ہی کے ہاں جمع ہوتا تھا اگر کبھی کسی دوسرے شخص کے یہاں جمع ہوتا تو قریش اس کو تسلیم نہیں کرتے تھے ،اس زمانے میں بھی آپ تمام رزائل اور غیر اخلاقی افعال سے دور رہتے تھے۔

لقب:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دو لقب مشہور ہیں عتیق اور صدیق۔

عتیق کہلانے کی وجہ:

علامہ طبریؒ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ رسول ﷺ نے ان کو دیکھا تو فرمایا۔

أنت عتیق اللہ من النار۔(ترمذی ج،ص،،)

ترجمہ: تم اللہ کی طرف سے دوزخ سے آزاد ہو۔

اسی وقت سے انکا لقب عتیق پڑ گیا اسکے علاوہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی صاف تصریح ہے کہ عتیق آپ کا لقب ہی تھا، جن مورخین نے عتیق کو آپؓ کا نام قرار دیا ہے ان سے غلطی ہوئی ہے۔ (طبری ج ۲ ص ۶۱۵)

صدیق کہلانے کی وجہ :

حضرت ابو یحییٰؒ سے روایت ہے انہوں نے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو قسم اٹھا کر یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا لقب صدیق، اللہ تعالی نے آسمان سے نازل فرمایا۔ (مستدرک حاکم)

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شب معراج میں جبرائیل امین علیہ السلام سے پوچھا کہ میری قوم میں اس واقعہ (معراج) کی تصدیق کون کرے گا؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ ابو بکر آپ کی تصدیق کریں گے وہ (اس امت کے) صدیق ہیں۔ (طبقات ابن سعد تذکرہ ابو بکرؓ)

حلیہ مبارکہ :

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ گورے چٹے دبلے پتلے آدمی تھے، قد موزوں تھا، دونوں رخساروں پر گوشت کم تھا، چہرے کی ہڈیاں نمایاں ہوتی تھیں، پیشانی بلند اور کشادہ، آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی، کمر میں ذرا خم، بال گھنگریالے، انگلیوں کے جوڑ گوشت سے خالی تھے، پنڈلیاں پُر گوشت نہیں تھیں، مہندی کا خضاب لگاتے تھے، آواز پر سوز تھی جو سننے والے کے دل میں اتر جاتی تھی، بہت کم گو اود سنجیدہ تھے۔ (طبری ج ۲ ص ۱۵ے، صحیح بخاری، خلفائے راشدین، سیرۃ الصدیق)

فضائل قرآن کریم کی روشنی میں

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں قرآن مجید کی سینکڑوں آیات نازل ہوئیں، ذیل میں ان میں سے چند آیات اور ان کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے۔

(۱) اذاخرجه الذین کفروا ثانی اثنین اذهما فی الغار اذیقول لصاحبه لاتحزن اِنّ اللہ معنا ۔ (سورۃ توبہ آیت)

ترجمہ: جبکہ انکو کافروں نے نکال دیا تھا جبکہ وہ دو آدمیوں میں سے ایک تھے جبکہ وہ دونوں غار میں تھے جبکہ وہ (حضور ﷺ) اپنے ساتھی (صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) سے فرمارہے تھے: غم نہ کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

(۲)ولا یاتل اُو لُوا الفضل منکم والسَّعَةِ اَنَ یُؤ تَوا اولیِ القربیٰ والمسٰکین والمہٰجرین فی سبیل اللہ (سورۃ النور آیت ۲۲)

اس آیت کی روشنی میں علمانے لکھا ہے کہ یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ سیدنا صدیق اکبرؓ صحابی رسول ہیں، کیونکہ قرآن نے انہیں صحابی کہا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں: من انکر صحبۃ ابی بکر فہو کافر (شرح فقہ اکبر) جو ابو اکبرؓ کے صحابی ہونے کا منکر ہو وہ کافر ہے۔

ترجمہ: جو لوگ تم میں سے بڑے درجے والے اور وسعت والے (مراد

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) ہیں وہ رشتیداروں اور مسکینوں اور اللہ کے راستے ہیں ہجرت کرنے والوں کو مال نہ دینے کی قسم نہ کھالیں۔

(۳) وعداللہ الذین اٰمنو امنکم وعملوا الصلِحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ۔ (سورۃالنور ۱۵۰ آیت)

ترجمہ : اور تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے اللہ نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے کہ انھیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا (یعنی خلفائے راشدینؓ جن میں صدیق اکبرؓ کا پہلا نمبر ہے) جیسا کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے۔

اِنَّ اکرمکم عنداللہ اَتْقٰکُمْ (سورۃالحجرات آیت ۱۳)

ترجمہ : درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو۔ مفسرین کرام نے "سب سے زیادہ متقی" سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مراد لیا ہے۔

وسیجنبھا الاتقی (سورۃالیل آیت ۱۷)

ترجمہ : اور اس (جہنم) سے ایسے پرہیز گار شخص (مراد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) کو دور رکھا جائے گا، جو اپنا مال پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے

اللہ تعالیٰ کے راستے میں دیتا ہے۔

فضائل احادیث طیبہ کی روشنی میں

(1)۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ا نے فرمایا میرے لئے آسمانوں میں دو وزیر ہیں اور زمین میں دو وزیر ہیں میرے وزیر آسمان والوں میں جبرائیل و میکائیل ہیں اور میرے وزیر زمین والوں میں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ (اسد الغابہ ج ۳ ص ۳۱۹)

(2)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو خلیل (یعنی گہرا دوست) بناتا تو ابو بکرؓ کو بناتا، لیکن میرے رب نے مجھے خلیل بنایا ہے جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا۔ (اسد الفابہ ج ۳۔ ص ۳۱۸)

(3)۔ رسول اللہ ﷺ نے دس صحابہ کرامؓ کے بارے میں ایک ہی مجلس میں فرمایا کہ یہ سب جنتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ فرمایا ابو بکرؓ جنت میں، عمر جنت میں، عثمان جنت میں، علی جنت میں، طلحہ جنت میں، زبیر جنت میں، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں، سعد بن ابی وقاص جنت میں، سعید بن زید جنت میں، ابو عبیدۃ ابن الجراح جنت میں (رضی اللہ عنہم) (ایضاً)

(4)۔ حضرت بو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک موقعے پر فرمایا تم میں سے کسی نے روزے کی حالت ہیں صبح کی؟ حضرت ابو بکرؓ

نے فرمایا میں نے (آج روزہ رکھا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ وہ کون ہے جس نے آج صدقہ کیا؟ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا میں نے آج صدقہ کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون جنازے میں حاضر ہوا ؟ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا میں جنازے میں حاضر ہوا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کس نے آج مسکین کو کھانا کھلایا؟ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا میں نے آج مسکین کو کھانا کھلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ان سب باتوں کو ایک دن میں جمع کیا، اس پر (جنت) واجب ہو گئی یا اسکی مغفرت کر دی گئی۔ (رواہ مسلم اسد الغابہ ج ۳۔ ص ۳۲۲)

(5)۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن داخل ہوئے مسجد میں اور ابو بکر و عمر ایک ان دونوں میں سے دائیں اور دوسرا بائیں تھے، اور ایک کا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ میں لیے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسی طرح قیامت کے دن ہم اٹھائے جائینگے۔(ترمذی شریف ج ۲ ص ۷۸۵)

(6)۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابو بکرؓ میرے ساتھی ہیں حوض کوثر پر اور میرے ساتھی ہیں غار میں (یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کے دنیا و آخرت کے ساتھی ہیں)۔ (ترمذی شریف ج ۲ ص ۷۸۶)

(7)۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کسی قوم کے لئے مناسب نہیں کہ وہ کسی اور کو امام بنائے جبکہ ابو بکرؓ اُن میں موجود ہوں۔ (ترمذی شریف ج ۲ ص ۶۸۶)

(8)۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دربار خداوندی میں حاضر ہونگے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابو بکرؓ! جنت کے دروازے پر کھڑے ہو جاؤ اور جس کو چاہو اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل کردو اور جس کو چاہو اللہ کے علم (حکم) سے روک دو۔ (ریاض النضرہ نزہتہ المجالس بحوالہ صحابہ کرامؓ انسائیکلو پیڈیا صفحہ 40)

(9)۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے ذاتی طور پر تو یہ علم نہیں ہیں کہ تم میں کتنی مدت تک زندہ رہوں گا۔ پس میرے بعد ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے دامن کو تھام لینا۔ (مشکوٰۃ، ترمذی شریف)

دور خلافت کے نمایاں کارنامے

(1)۔ خلیفہ بننے کے بعد سب سے پہلے جیش اسامہؓ کو روانہ کیا، جو حضور ﷺ کے وصال کی وجہ سے واپس آگیا تھا، لوگوں نے کہا حالات خراب ہیں آپ

لشکر کو روک دیں، مگر آپؓ نے فرمایا جس لشکر کو اللہ کے رسول روانہ کریں میں اسکو کیسے روک سکتا ہوں؟

(2)۔ کچھ لوگوں نے حضور ﷺ کے وصال کے بعد فرض زکوۃ کا انکار کیا حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا میں ان سے بھی قتال کروں گا جو نبی علیہ السلام کے دور میں اونٹ کے ساتھ رسی دیتے تھے اور اب صرف رسی دینے سے انکار کریں گے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ نبی کا دین مٹ جائے یا اس میں کمی کی جائے اور ابو بکرؓ زندہ رہے۔

(3)۔ حضور ﷺ کے وصال کے بعد جو ارتداد کا فتنہ اٹھا تھا، اسکو بھی آپؓ نے روکا۔

(4)۔ حضور ﷺ کے وصال کے 10 دن بعد ایک شخص اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا، یہ شخص آپؓ کے دور میں واصل جہنم ہوا۔

(5)۔ مدینہ کی حفاظت کے لئے چھ بڑے بڑے صحابہ کرامؓ کی قیادت میں مرتدین کے حملے سے بچاؤ کے لئے حفاظتی دستے شہر کے ناکوں پر تعینات کر دیے۔ (الصدیق اکبر تاریخ ابن اثیر طبقات تاریخ اسلام)

(6)۔ بحرین آپ رضی اللہ عنہ کے دور میں فتح ہوا اور وہاں مرتدین کے فتنے کا خاتمہ ہو گیا۔ (تاریخ ابن خلدون، اسد الغابہ)

(7)۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں یمن کے مرتدین کا بھی خاتمہ ہوا۔ (اسد الغابہ اصابہ)

(8)۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں شام کی فتوحات ہوئیں اور روم کی فتح کی داغ بیل ڈالی گئی، جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں فتح ہوا۔ (تاریخ طبری فتوح الشام)

(9)۔ عراق اور شام کی فتوحات کے علاوہ عہد صدیقیؓ میں حضرت عثمان بن ابی العاص کے ہاتھوں توج، مکران اور آس پاس کے علاقے، حضرت علاء بن حضرمیؓ کے ہاتھوں زارّہ اور قرب وجوار کے علاقے اسلامی سلطنت میں آئے۔ (تاریخ طبری خلفائے راشدین)

(10)۔ مسلیمہ کذاب نے حضور ﷺ کی حیات میں ہی نبوت کا دعویٰ کیا تھا، اس کی سرکوبی اور ختم نبوت کی حفاظت کے لیے جنگ یمامہ لڑی گئی جس میں تقریباً ایک ہزار مسلمان شہید ہوئے، شہدا میں 1200 کے قریب صحابہ کرامؓ تھے، اور مسیلمہ کذاب سمیت تمام مرتدین قتل ہوئے۔ یہ آپؓ کے دور خلافت کا آخری معرکہ ہے۔ (فتوح البلدان، سیرت ابن ہشام)

سیرتِ صدیقؓ کے چند واقعات

نبی ﷺ کے مزاج شناس:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا : بیشک اللہ تعالی نے ایک بندے کو دنیا اور جو اللہ کے پاس ہے کے درمیان اختیار دیا ہے۔ پس اس بندے نے اس چیز کو اختیار کیا جو اللہ کے پاس ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اس پر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ ہم نے ان کے رونے پر تعجب کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ تو ایک بندے کا حال بیان فرمارہے ہیں کہ اس کو اختیار دیا گیا ہے۔ پس وہ (بندہ) جس کو اختیار دیا گیا تھا خود تاجدارِ کائنات ﷺ تھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے (جو حضور ﷺ کی مراد سمجھ گئے)۔ (متفق علیہ، سنن)

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی روایت کے الفاظ ہیں : حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے علاوہ آپ ﷺ کی بات کو کوئی نہ سمجھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ (بات کی تہہ تک پہنچ کر) رونے لگے پھر عرض کیا : ہمارے ماں باپ اور بیٹے آپ پر قربان۔ (طبرانی)

حب نبی ﷺ میں مجنوں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کفار و مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کو مارا پیٹا یہاں تک کہ آپ ﷺ پر غشی طاری ہو گئی۔ سیدنا

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بلند آواز سے کہنے لگے۔ تم تباہ و برباد ہو جا، کیا تم ایک (معصوم) شخص کو اِس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتے ہیں میرا رب اللہ ہے؟ ان ظالموں نے کہا، یہ کون ہے؟

کفار و مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے کہا، یہ ابو قحافہ کا بیٹا (ابو بکرؓ) ہے جو حبِ رسول ﷺ میں مجنوں ہو گیا ہے۔ (ہیثمی، حاکم، سیرت حلبیہ، البدایہ والنہایہ)

نبی ﷺ کے رفیق غار:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: جب غار کی رات تھی تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی : یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت عنایت فرمائیے کہ میں آپ ﷺ سے پہلے غار میں داخل ہوں تاکہ اگر کوئی سانپ یا کوئی اور چیز ہو تو وہ آپ ﷺ کی بجائے مجھے تکلیف پہنچائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: داخل ہو جا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور اپنے ہاتھ سے ساری جگہ کی تلاشی لینے لگے۔ جب بھی کوئی سوراخ دیکھتے تو اپنے لباس کو پھاڑ کر سوراخ کو بند کر دیتے۔ یہاں تک کہ اپنے تمام لباس کے ساتھ یہی کچھ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر بھی ایک سوراخ بچ گیا تو انہوں نے اپنی ایڑی کو اس سوراخ پر رکھ

دیا اور پھر رسول اللہ ﷺ سے اندر تشریف لانے کی گزارش کی۔ جب صبح ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو بکر! تمھارا لباس کہاں ہے؟ تو انہوں نے جو کچھ کیا تھا اس کے بارے میں بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: اے میرے اللہ! ابو بکر رضی اللہ عنہ کو قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں رکھنا۔ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ اس نے آپ ﷺ کی دعا کو قبول فرمالیا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء)

نبی ﷺ کے رفیق جنت:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک رفیق ہے پس جنت میں میرا رفیق ابو بکر ہے۔ (ریاض النضرہ)

سب سے افضل:

حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ (صحیح بخاری، ابو داؤد)

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سب سے بہادر: نے ایک مرتبہ صحابہ

کرام رضی اللہ عنھم سے دریافت کیا کہ لوگوں میں سب سے بہادر کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ آپ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بہادر ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ کیونکہ غزوہ بدر کے دن جب ہم نے حضور ﷺ کے لئے ایک عریش تیار کیا تو ہم نے کہا کہ حضور ﷺ کے ساتھ کون رہے گا تاکہ کوئی مشرک آپ ﷺ کی طرف نہ بڑھ سکے۔ بخدا ہم میں سے کوئی آگے نہ بڑھا سوائے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے، وہ حضور ﷺ کے پاس تلوار سونت کر اس مستعدی سے کھڑے ہوئے کہ جونہی کوئی دشمن ادھر کا رخ کرتا آپ رضی اللہ عنہ اس پر جھپٹ پڑتے۔

امت پر سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (طبرانی)

سب سے پہلے قرآن جمع کرنے والے:

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: قرآن کے حوالے سے سب سے زیادہ اجر پانے والے ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں کہ انہوں نے سب سے پہلے قرآن کو دو جلدوں میں جمع کیا۔ (مسند احمد، ابن ابی شیبہ)

تقوی و طہارت:

حضرت ابو بکرؓ کے اخلاق میں سر فہرست تقویٰ و طہارت کا وصف تھا جس طرح ایک تندرست معدہ مکھی یا اسی طرح کی کوئی اور نجس چیز برداشت نہیں کر سکتا، اسی طرح حضرت ابو بکرؓ کا معدہ بھی کسی ایسی چیز کو برداشت ہی نہیں کر سکتا تھا، جو معنوی نجاست و گندگی رکھتی ہو، چنانچہ حضرت ابو بکرؓ کا ایک غلام تھا اس نے ایک مرتبہ کوئی چیز لا کر دی حضرت ابو بکرؓ نے جب اسکو کھالیا تو غلام بولا "آپ جانتے ہیں وہ کیا چیز تھی؟ پوچھا وہ کیا چیز تھی"؟ اس نے جواب دیا کہ میں عہد جاہلیت میں جھوٹ موٹ کہانت کا کام کرتا تھا، یہ چیز اسی کا معاوضہ تھی حضرت ابو بکرؓ نے یہ سنتے ہی قے کر دی اور جو کچھ پیٹ میں تھا، خارج کر دیا ۔(مسند امام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۱۰)

راستے سے واپس:

تقویٰ و طہارت کے باعث جس طرح صدیق اکبرؓ کا معدہ کسی غیر شرعی چیز کو گوارا نہیں کر سکتا تھا اسی طرح انکے قدم اس رہ میں بھی نہیں اٹھ سکتے تھے جس میں فاسق و فجار رہتے ہوں، ایک مرتبہ ایک شخص آپکو ایک راستہ سے اپنے گھر لے جارہا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ اس سے واقف نہ تھے۔ پوچھا یہ کونسا راستہ ہے؟ اس شخص نے کہا: اس راستے میں ایسے لوگ رہتے ہیں جنکے پاس سے

گزرتے ہوئے بھی ہم کو شرم آتی ہے، حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: کیا خوب، گزرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے اور پھر بھی ایسی راہ سے جارہے ہو! تم چلے جاؤ میں نہیں جاؤں گا۔ یہ فرمایا اور واپس پلٹ گئے۔ (کنیز العمال ج ۴ ص ۳۴۷)

خوف خدا:

تقویٰ و طہارت اور تمام دوسری نیکیوں کی جڑ خوف خدا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ پر خوف خدا کا اس قدر غلبہ تھا کہ ایک مرتبہ ایک چڑیا کو درخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو اسکو خطاب کرتے ہوئے فرمایا واہ واہ اے چڑیا تو کتنی خوش نصیب ہے اے کاش! میں بھی تیرے جیسا ہوتا، تو درخت پر بیٹھتی ہے، پھل کھاتی ہے اور پھر اڑ جاتی ہے تجھ سے نہ کوئی حساب ہے نہ کتاب۔اے کاش میں سر رہ گزر درخت ہوتا کہ اونٹ وہاں سے گزرتا مجھ کو پکڑتا اپنا منہ مجھ میں مارتا مجھ کو چباتا اور اس طرح میری تحقیر کرتا اور پھر مینگنی کی شکل میں مجھ کو خارج کر دیتا یہ سب کچھ ہوتا مگر میں بشر نہ ہوتا۔ (کنزالعمال بر مسند امام احمد ج ۴ ص ۳۶۱)

زہد وورع:

خدا کے خوف اور تقویٰ وطہارت کی وجہ سے انسان کے دل پر دنیا کی بے رغبتی کا نقش جم جاتا ہے اور لازمی طور پر زہد و ورع کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

حضرت ابو بکرؓ کے عہد خلافت میں ہی دنیا نے اپنا سر مسلمانوں کے قدموں میں جھکانا شروع کر دیا تھا لیکن آپ کے زہد وورع کا کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ آپ نے پینے کے لئے پانی طلب فرمایا، لوگوں نے پانی اور شہد ملا کر پیش کیا۔ آپ نے پیالہ منہ سے لگا کر ہٹا لیا اور رونے لگے، جو لوگ پاس بیٹھے تھے اُن پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ وہ بھی رونے لگے۔ آپ تھوڑی دیر کیلئے چپ ہوگئے اور پھر رونا شروع کر دیا، لوگوں نے وجہ دریافت کی تو فرمایا میں ایک دن رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھا میں نے دیکھا کہ آپ کسی چیز کو اپنے سے دُور کر رہے ہیں، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کس چیز کو دور رکھ رہے ہیں میں تو یہاں کوئی چیز نہیں دیکھتا ہوں۔ ارشاد فرمایا دنیا میرے سامنے مجسم ہو کر آگئی تھی میں نے اس سے کہا میرے سامنے سے ہٹ جاؤ وہ ہٹ گئی مگر پھر دوبارہ آئی اور کہا آپ مجھ سے بچ کر نکل جائیں لیکن آپکے بعد جو لوگ آئیں گے وہ بچ کر نہیں جاسکتے۔ یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا اس وقت مجھ کو یہ ہی بات یاد آگئی تھی اور مجھ کو خوف ہوا کہ کہیں دنیا مجھ سے چمٹ نہ جائے۔

تواضع اور سادگی:

حضرت ابو بکرؓ نہایت جلیل القدر خلیفہ تھے، لیکن غریبوں اور ضرورتمند لوگوں کا معمولی سے معمولی کام کرنے میں بھی کوئی عار نہیں سمجھتے بلکہ نہایت

خاموشی سے ایسے کام کرنے میں بڑی مسرت محسوس کرتے تھے۔ مدینہ میں ایک نابینا عورت تھی جس کا کام کاج حضرت عمرؓ آکر کر دیتے تھے لیکن چند روز کے بعد انھیں معلوم ہوا کہ ان سے پہلے کوئی شخص آکر اس عورت کے تمام کام کاج کر جاتا ہے۔ان کو اب یہ معلوم کرنے کا شوق پیدا ہوا کہ یہ کون شخص ہے؟ ایک رات میں حضرت عمرؓ اس شخص کی گھات میں کہیں چھپے بیٹھے رہے تو یہ دیکھ کر انکی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ یہ شخص حضرت ابو بکر صدیقؓ تھے۔ جو خلیفہ ہونے کے باوجود پوشیدہ طور پر اس نابینا عورت کے گھر آتے تھے اور اسکے تمام گھریلو کام کر جاتے تھے۔ (ابن اثیر ج۲ ص۲۹۰)

انکساری اور تواضع کی انتہا یہ تھی کہ لوگ خلیفہ رسول ہونے کی حیثیت سے تعظیم و تکریم کے آداب بجالاتے تھے تو دل میں شرمساری محسوس کرتے تھے اور فرماتے تھے۔ تم لوگوں نے مجھ کو بڑا چڑھا دیا ہے۔ اگر کسی سے مدح تعریف کے الفاظ سن لیتے تو دل میں کہتے کہ ”اے خدا! تو مجھکو ان لوگوں کے حسن ظن کے مطابق بنا میرے گناہوں کو معاف کر دے اور ان لوگوں کی بیجا تعریف پر میری پکڑ نہ فرما“۔ (ابن الغابہ ج۳ ص۲۱۷)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت ابو بکرؓ جیسا جذبہ عطاء فرمائیں۔

خودداری:

دوسروں کا معمولی سے معمولی کام کرنے میں آپ کو عار نہیں آتی تھی۔ لیکن خودداری کی وجہ سے دوسروں سے اپنا ذرا سا کام لینا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔ ابن ابی ملیکہؒ کا بیان ہے کہ بسااوقات چلتے چلتے حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ سے اونٹ کی نکیل چھٹ کر گر پڑتی تھی تو اونٹ کو بٹھا کر نکیل اٹھاتے تھے ایک مرتبہ لوگوں نے عرض کیا، ”آپ اتنی زحمت کیوں اٹھاتے ہیں ہم کو حکم کیا کیجئے ہم اٹھا کر دے دیا کریں“۔ فرمایا میرے حبیب رسول ﷺ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کروں۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج ا ص ۱۱)

سخاوت:

حضرت ابو بکرؓ نے جب اسلام قبول کیا، اس وقت آپ کے پاس چالیس ہزار درہم تھے، انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس فیاضی سے خرچ فرمایا کہ ہجرت کے بعد مدینہ پہنچتے پہنچتے کل پانچ ہزار رہ گئے وہ بھی سب اللہ کے راستے میں خرچ کردیے۔ مدینہ منورہ میں آکر حضرت خارجہؓ کی شراکت میں پھر تجارت شروع کی۔ اس سے بھی جو کچھ آمدنی ہوئی غزوہ تبوک میں سب حضور ﷺ کے قدموں میں لاکر رکھدی اور اہل وعیال کے لئے صرف اللہ اور اسکے رسول ﷺ کو چھوڑ دیا۔

علامہ اقبالؒ نے خوب فرمایا ہے:

پروانے کو چراغ، تو بلبل کو پھول بس

صدیقؓ کے لیے ہے خدا کا رسول بس

یہ واقعات تو خلافت سے پہلے کے تھے۔ خلیفہ ہوئے تو تجارت ختم کردی اور بہت معمولی طور پر گزر بسر کرنے لگے۔ مرض وفات میں حضرت عائشہؓ سے فرماتے تھے ”جب سے میں خلیفہ ہوا ہوں میں نے مسلمانوں کا کوئی ایک درہم کھایا نہ دینار، موٹا جھوٹا وہ جو کھاتے ہیں اور پہنتے ہیں وہی میں نے کھایا اور پہنا ہے اور اب اس وقت جو کچھ میرے پاس اثاثہ ہے وہ ایک اونٹ ایک غلام اور ایک چادر ہے“۔ میرے انتقال کے بعد یہ بھی بیت المال میں جمع کرا دینا۔ (ابن اثیر ج ۲ ص ۲۹۰)

شجاعت:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بہت زیادہ بہادر تھے اور آپ اس وصف خاص میں سب سے نمایاں تھے۔ محمد بن عقیل کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے خطبہ دیا خطبہ دیتے دیتے پوچھا کہ بتاؤ ”دنیا کا سب سے بڑا بہادر کون ہے“۔ ہم نے کہا: آپ ہیں، فرمایا نہیں اس کے بعد ارشاد ہوا: لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر حضرت ابو بکرؓ تھے۔

غزوہ بدر کے موقع پر ہم نے رسول ﷺ کے لئے ایک کیمپ بنادیا تھا تاکہ دورانِ جنگ اس میں آپ قیام فرمائیں پھر ہم نے پوچھا کہ اس کیمپ میں حضور ﷺ کی چوکیداری کون کرے گا؟ تو کسی نے پیش قدمی نہیں کی البتہ حضرت ابو بکرؓ نے سبقت کی اور تلوار ہاتھ میں لیکر رسول ﷺ کی خدمت میں اس مستعدی اور آمادگی سے مشغول رہے کہ جہاں کسی نابکار کافر نے حملے کے ارادے سے ادھر کا رخ کیا تو حضرت ابو بکرؓ اس پر جھپٹ پڑے۔ اسی طرح مکہ میں ایک مرتبہ قریش نے جب رسول ﷺ کو اپنے نرغہ میں لیکر طرح طرح کی اذیتیں دینی شروع کیں تو اس وقت بھی یہی سیدنا ابو بکرؓ تھے جو اس ہجوم میں گھسے چلے گئے، کسی کو دھکا دیا کسی کے تھپڑ مارا کسی کو لات ماری اور کسی کو پیٹا اور مارا اور آخر یہ کہتے ہوئے "ارے ظالمو! کیا تم اس شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے" رسول ﷺ کو نرغہ میں سے نکال لائے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اتنا ہی کہہ پائے تھے کہ آبدیدہ ہوگئے اور آنسوؤں کا دریا امنڈ پڑا جس سے ریش مبارک تر بتر ہوگئی۔ (کنز العمال بر مسند امام احمد ج ۴ ص ۳۵۹)

حلم اور بردباری:

اعلیٰ کمال شجاعت کیساتھ حلم اور بردباری میں بھی آپؓ اپنی مثال آپ تھے۔ ایک مرتبہ کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ

عنہم اجمعین کی موجودگی میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سب و شتم کیا آپ خاموش رہے، اس شخص نے دوبارہ پھر وہی بدتمیزی کی آپ اس مرتبہ بھی خاموش رہے لیکن جب تیسری بار اس نے بھر وہی حرکت کی تو آپ نے اسکا جواب دیا، آپ کو رسول اللہ ﷺ کی رضا طلبی کا اتنا خیال تھا کہ حضرت ابو بکرؓ کا جواب سنتے ہی جب جانے کے لیے آپ ﷺ کھڑے ہوگئے تو آپ کو خیال آیا کہ رسول اللہ ﷺ ناراض تو نہیں ہوگئے عرض کیا اوجدتَّ علیّ یارسول اللّٰہ اے رسول اللہ ﷺ ! کیا آپ کو مجھ پر غصہ آگیا) ارشاد فرمایا یہ شخص تم کو جو کچھ کہہ رہا تھا آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہو کر خود اسکی تکذیب کر رہا تھا لیکن جب تم نے اس سے بدلہ لے لیا تو بیچ میں شیطان آدھمکا، پھر میرے لئے مناسب نہ تھا کہ میں وہاں بیٹھا رہوں جہاں شیطان ہو۔ (سنن ابو داؤ کتاب الادب)

حسن خلق:

حسن خلق اسلامی اخلاق میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے ”میزان قیامت میں حسن خلق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہے“ نیز یہ بھی فرمایا ”تم میں سب سے زیادہ بہتر وہ ہے جو اخلاق میں سب سے زیادہ بہتر ہے“۔ حسن خلق کا مظاہرہ سب سے پہلے ملاقات کے وقت علیک سلیک میں ہوتا ہے۔ اس بارے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سلام کا طریقہ یہ تھا کہ سلام کرنے میں پہل کرتے تھے، اگر کوئی آپ سے پہلے سلام

کرتا تو آپ اس میں مزید اضافہ کر کے پھر سلام کا تکرار کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ ایک ہی سواری پر بیٹھا جارہا تھا راستہ میں کچھ لوگ ملے حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: السلام علیکم ان لوگوں نے جواب دیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ اب حضرت ابو بکرؓ نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو ان لوگوں نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا آج یہ لوگ بازی لے گئے۔ حسن خلق میں یہ بھی داخل ہے کہ دوسروں کے عیب سے چشم پوشی کی جائے اس وصف میں حضرت ابو بکرؓ کا یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ فرمایا اگر میں چور کو پکڑتا تو میری سب سے بڑی خواہش یہ ہوتی کہ خدا اس کے جرم کی پردہ پوشی کرے۔ (ابن سعد)

امت کے امام اول:

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرضِ وصال میں ارشاد فرمایا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو (میری طرف سے) حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے کہا کہ: ابو بکر رضی اللہ عنہ جب آپ ﷺ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو وہ کثرتِ گریہ کی وجہ سے لوگوں کو کچھ بھی سنا نہیں سکیں گے۔آپ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ

آپ حضور ﷺ سے عرض کریں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب آپ کے مقام پر کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو کچھ سنا نہ پائیں گے۔ پس آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا : ابو بکر رضی اللہ عنہ کو میری طرف سے حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ (متفق علیہ، سنن)

جنت کے ہر دروازے سے بلاوا:

بخاری کی ایک طویل حدیث ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ : میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا جو اللہ کی راہ میں ایک چیز کا جوڑا خرچ کرے گا تو اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا۔ پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی جو اِن سارے دروازوں سے بلایا جائے اسے تو خدشہ ہی کیا۔ پھر عرض گزار ہوئے، یارسول اللہ ﷺ ! کیا کوئی ایسا بھی ہے جو ان تمام دروازوں میں سے بلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اے ابو بکر رضی اللہ عنہ ! مجھے امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو (جنہیں تمام دروازوں میں سے بلایا جائے گا)۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے : ہم حضور نبی

اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہلِ جنت میں سے ایک شخص ابھی تم پر نمودار ہو گا۔ اتنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے، آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ (ترمذی، حاکم، مسند احمد)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے لیے فرمایا: یہ دونوں عمر رسیدہ اہل جنت کے سردار ہیں۔ (طبرانی، المعجم الاوسط)

صدیق اکبرؓ کے لیے خاص تجلی:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے کہ عبدالقیس کا وفد آیا، اس میں سے ایک شخص نے آپ ﷺ سے نامناسب گفتگو کی۔ آپ ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! آپ نے سنا جو کچھ انہوں نے کہا ہے؟ آپ نے عرض کی: ہاں! یا رسول اللہ! میں نے سن کر سمجھ لیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر انہیں اس کا جواب دو۔ راوی کہتے ہیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں نہایت عمدہ جواب دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! اللہ رب العزت نے تمہیں رضوانِ

اکبر عطا فرمائی ہے۔ لوگوں میں سے کسی نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی۔ یا رسول اللہ ! رضوانِ اکبر کیا ہے ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا : اللہ رب العزت آخرت میں اپنے بندوں کے لیے عمومی تجلی فرمائے گا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لئے خصوصی تجلی فرمائے گا۔

صدیق اکبرؓ کا شکر امت پر واجب :

حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : ابو بکر (رضی اللہ عنہ) سے محبت اور ان کا شکر ادا کرنا میری امت پر واجب ہے۔

نبی ﷺ کے ساتھ حشر :

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے مسجد میں داخل ہوئے اس دوران حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ہمراہ تھے، ایک آپ ﷺ کی دائیں جانب تھے اور دوسرے بائیں جانب اور حضور نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہم قیامت کے روز اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔ (ترمذی، ابن حبان)

وفات :

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے سفر زندگی کے آخری دنوں میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو بلایا اور وصیت فرمائی کہ اے علی! جب میری وفات ہو جائے تو مجھے تم اپنے ہاتھوں سے غسل دینا کیونکہ تم نے ان ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا ہے، پھر مجھے میرے پرانے کپڑوں میں کفن دے کر اس حجرہ کے سامنے رکھ دینا جس میں حضور ﷺ کا مزار ہے۔ اگر بغیر کنجیوں کے حجرے کا قفل خود بخود کھل جائے تو اندر دفن کر دینا، ورنہ عام مسلمانوں کے قبرستان میں لے جا کر دفن کر دینا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے 22 جمادی الثانی 13 ہجری کو وفات پائی۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کے جنازے کو حجرہ کے سامنے رکھ کر عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ آپ کے یار غار ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے دروازہ پر حاضر ہیں اور ان کی تمنا ہے کہ انھیں آپ کے حجرے میں دفن کیا جائے، یہ سن کر حجرہ کا دروازہ جو پہلے سے بند تھا، خود بخود کھل گیا اور آواز آئی حبیب کو حبیب سے ملا دو، کیونکہ حبیب کو حبیب سے ملنے کا اشتیاق ہے۔ جب حجرے سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رضی اللہ تعالی عنہ کے دفن کرنے کی اجازت مل گئی تو جنازے کو اندر لے جایا گیا اور حضور ﷺ کے برابر میں آپ کو دفن کر دیا گیا۔ (سیرت الصالحین)

22 جمادی الثانی 13 ہجری بروز پیر عشاء اور مغرب کے درمیان آپ

کا وصال ہوا، وفات کے وقت آپ کی عمر مبارک 63 سال کی تھی اور مدت خلافت دو سال تین مہینے گیارہ دن رہی۔ آخری الفاظ زبان مبارک پر یہ تھے۔

رب توفنی مسلما والحقنی بالصالحین۔

یعنی اے رب تو مجھے مسلمان اٹھا اور صالحین کے ساتھ میرا حشر کر

اللہ کی بے شمار رحمتیں ہوں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر، اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی اتباع اور ان کی عظمت کے تحفظ کے لیے قبول فرمائے (آمین)۔

وما توفیقی إلا باللہ

قارئین کرام کی توجہ کیلئے

موجودہ معاشرے اور نوجوان نسل کے اذہان کے تناظر میں دینی رہنمائی کیلئے وقت کی تنگی اور مطالعہ کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ مختصر رسالے شائع کئے جاتے ہیں۔ ان رسالوں کی اشاعت کا مقصد گھر گھر اور ذرہ ذرہ دینی معلومات کو پہنچانا اور خالصتاً للہ امت کی اصلاح مطلوب ہے۔

اس نیک مقصد میں آپ بھی معاون بن کر حسب توفیق اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ ماہانہ ایک ہزار (=/1000) روپے سے باقاعدہ ممبر شپ حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ کے دیے ہوئے ایڈریس سے مقررہ تاریخ اور مقررہ وقت پر ہمارا نمائندہ رسید کے ساتھ وصول کرتا رہے گا۔

قارئین کرام اپنی استعداد کے مطابق ایک ہزار سے کم اور زیادہ رقم سے بھی ممبر شپ حاصل کر سکتے ہیں، نیز کل سالانہ رقم یکمشت بھی ادا فرما سکتے ہیں۔

اس کے عوض شائع ہونے والا ہر رسالہ (جو مختلف موضوعات پر ہوتا ہے) بذریعہ ڈاک آپ کو ارسال کیا جاتا رہے گا۔

قارئین کرام اپنے کرم فرماؤں کے ایصال ثواب کیلئے اپنی خواہش کے مطابق عامۃ الناس کی دینی رہنمائی کا فریضہ ادا کر سکتے ہیں۔

آپ جامعہ ہذا کے دیے ہوئے آن لائن اکاؤنٹ میں بھی رقم جمع کروا کر بینک سلپ دے کر رسید حاصل کر سکتے ہیں۔

الملتمس: مفتی محمد نعیم رئیس و شیخ الحدیث الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ سائٹ کراچی

اپیل!

بحمد اللہ تعالیٰ اسماء و صفات اور مختلف موضوعات پر مشتمل اصلاح امت کے عنوان سے پابندی سے آنے والے رسالے عوام الناس میں پذیرائی حاصل کر رہے ہیں۔ اس کار خیر میں حصہ ڈالنے کے لیے قارئین سے اپیل کی جاتی ہے کہ اپنی بساط کے مطابق اس کی نشر و اشاعت میں حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کریں۔

رقم جمع کرانے کیلئے اکاؤنٹ

Jamia Binoria Trust
UBL,S.I.T.E.,Karachi,Pakistan

رابطہ کیلئے: مولانا محمد جنید صاحب

02132575228+02132575229
موبائل: 0322-2394550

0300-3970930